47611
343

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام درج ذیل مسائل کے بارے میں:

سوال نمبر 1

اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کے لئے پاکستان سے سعودی عرب گیا ہو تو وہاں سعودی عرب میں صدقۃ الفطر ادا کرتے ہیں کونسی جگہ کا اعتبار کرے گا سعودی عرب کا یا پاکستان کا؟

سوال نمبر 2۔

ایک شخص شوگر کا مریض ہو اور اس کا دل کا آپریشن بھی ہوا ہو روزہ رکھنے سے مرض کے بڑھ جانے کا قوی یا اندیشہ ہے کیا یہ شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے؟

سوال نمبر 3

شوال کا روزہ رکھنے کے لیے اگر سحری کے وقت آنکھ نہ کھلے تو کیا زوال سے پہلے اس روزہ کی نیت کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر 4

روزے کی حالت میں انجکشن لگوا سکتے ہیں یا نہیں؟

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۱/۱۳۸

سائل: حکیم محمد سلیم

پتہ: محلہ امرپورہ ضلع راولپنڈی

فون نمبر 0313-1009682

10133

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

(۱)۔۔۔ مذکورہ صورت میں آپ سعودیہ کے حساب سے دو کلو گندم یا اس کی قیمت فطرہ میں ادا کریں گے۔

الدر المختار (2 / 355)

والمعتبر في الزكاة فقراء مكان المال، وفي الوصية مكان الموصي، وفي الفطرة مكان المؤدي عند محمد، وهو الأصح،

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (2 / 355)

(قوله: مكان المؤدي) أي لا مكان الرأس الذي يؤدي عنه (**قوله: وهو الأصح) بل صرح في النهاية والعناية بأنه ظاهر الرواية كما في الشرنبلالية وهو المذهب كما في البحر فكان أولى مما في الفتح من تصحيح قولهما باعتبار مكان المؤدى عنه.** قال الرحمتي: وقال في المنح في آخر باب صدقة الفطر: الأفضل أن يؤدي عن عبيده وأولاده وحشمه حيث هم عند أبي يوسف وعليه الفتوى وعند محمد حيث هو اهـ تأمل. قلت: لكن في التتارخانية يؤدى عنهم حيث هو وعليه الفتوى وهو قول محمد ومثله قول أبي حنيفة وهو الصحيح.

(۲)۔۔۔ صورت مسؤلہ میں اگر دل کے آپریشن کی وجہ سے مریض میں روزہ رکھنے کی طاقت نہیں ہے، اور روزہ رکھنے کی صورت میں مرض بڑھنے کا خطرہ ہے، تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے، لیکن صحت یابی کے بعد ان روزوں کی قضاء کرنا لازم ہو گا۔

القرآن الكريم

{فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ} [البقرة : 185]

الفتاوى الهندية – (1 / 207)

(ومنها المرض) المريض إذا خاف على نفسه التلف أو ذهاب عضو يفطر بالإجماع، وإن خاف زيادة العلة وامتدادها فكذلك عندنا، وعليه القضاء إذا أفطر كذا في المحيط. ثم معرفة ذلك باجتهاد المريض والاجتهاد غير مجرد الوهم بل هو غلبة ظن عن أمارة أو تجربة أو

IU134

بإخبار طبيب مسلم غير ظاهر الفسق كذا في فتح القدير. والصحيح الذي يخشى أن يمرض بالصوم فهو كالمريض هكذا في التبيين

(۳)۔۔۔جی ہاں، نصف النہار شرعی (جو کہ طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک کے وقت کا نصف بنتا ہے) سے پہلے پہلے اس روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (2 / 377)

(فيصح) أداء (صوم رمضان والنذر المعين والنفل بنية من الليل) فلا تصح قبل الغروب ولا عنده (إلى الضحوة الكبرى لا) بعدها

(۴)۔۔۔جی ہاں! روزے کی حالت میں انجکشن لگوا سکتے ہیں، اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ انجکشن کے ذریعہ جو دوا بدن میں پہنچائی جاتی ہے، وہ اصلی راستوں سے نہیں، بلکہ رگوں یا مسامات کے ذریعہ بدن میں پہنچائی جاتی ہے، جبکہ روزہ فاسد ہونے کے لیے ضروری ہے کہ بدن کے اصلی راستوں مثلاً منہ یا ناک وغیرہ کے ذریعہ کوئی چیز معدے یا دماغ کے اندر پہنچے اور انجکشن میں ایسا نہیں ہوتا، لہٰذا انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

البحر الرائق شرح كنز الدقائق ومنحة الخالق (2 / 293)

(قوله أو ادهن أو احتجم أو اكتحل أو قبل) أي لا يفطر؛ لأن الادهان غير مناف للصوم، ولعدم وجود المفطر صورة ومعنى والداخل من المسام لا من المسالك فلا ينافيه كما لو اغتسل بالماء البارد، ووجد برده في كبده، وإنما كره أبو حنيفة الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العبادة لا؛ لأنه قريب من الإفطار كذا في فتح القدير

المقالات الفقهية للشيخ محمد رفيع العثماني– (1 / 110)

الاصل اول اتفقت المذاهب الاربعة علي ان الفطر انما يحصل وصل الشيئ المفطر الي الجوف المعتبر من المنفذ المعتبر ولا فطر اذا يصل اليه ولا اذا وصل اليه من المنفذ غير معتبر.....................

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲/۱۴۳۸
۱۳/۱۱/۱۴۳۶

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

عمر بلال

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۹/ذوالقعدۃ/۱۴۳۶ھ

۲۵/اگست/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

محمد عبد المنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۹/ذوالقعدۃ/۱۴۳۶ھ

۲۵/اگست/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح

۱۳/۱۱/۱۴۳۶ھ

نائب مفتی